Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

جمعرات

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۷ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۸ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۱۲

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۶ تبوک / ستمبر۔ سیدنا و امامنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۱۰ ستمبر کی آخری اطلاع بذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کے حالیہ دورہ کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔ اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور فضل و کرم سے نوازتا رہے۔ آمین۔ آخری اطلاع کے مطابق حضور کینیڈا میں تھے۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور لمبی اور بابرکت عمر سے نوازے آمین۔

• خاکسار کے داماد عزیزم حبیب احمد صاحب اور بیٹی لبنیٰ ۲۳ ستمبر کو واپس مغربی افریقہ چھٹیوں کے بعد جا رہے ہیں۔ عزیزان خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر بہن بھائیوں کی خدمت میں ان کے خیریت سے پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ریٹائرڈ میجر سید سعید احمد لاہور چھاؤنی

• محترم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا آج کل شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ممتاز عالم دین، فاضل محقق، مصنف اور نامور مقرر

حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کا جسد خاکی سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھائی اور قبر پر دعا کروائی

ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ لاہور، فیصل آباد، جھنگ، سیالکوٹ اور سرگودھا سے احباب کی شرکت

ربوہ ۱۶ تبوک / ستمبر۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم، نامور عالم دین، محقق، مصنف، مفسر اور مقرر حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کل شام سات بجکر اٹھاون منٹ پر اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۸۲ برس تھی۔

حضرت مولانا مرحوم کی نماز جنازہ آج شام ۵ بجے احاطہ بہشتی مقبرہ میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب کی کثیر تعداد کے علاوہ فیصل آباد، سرگودھا۔ لاہور، جھنگ۔ سیالکوٹ اور قرب وجوار کے شہروں۔ قصبوں کے لاتعداد احباب نے شرکت کی۔ احباب کی تعداد کا اندازہ پانچ ہزار کے لگ بھگ لگایا گیا ہے۔ قبر تیار ہونے پر جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

آج صدر انجمن احمدیہ کے خصوصی اجلاس میں حضرت قاضی صاحب کی تدفین کے لئے اس قطعہ کا انتخاب کیا گیا جو کہ چار دیواری کے سامنے واقع ہے۔ اور اس طرح سے ان کو اپنے قدیمی رفیق اور دوست حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت مولانا مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور تین لڑکے مکرم قاضی خلیل احمد صاحب مکرم قاضی عزیز احمد صاحب اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب اور دو لڑکیاں مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر ہارون احمد صاحب اور مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاسم خان صاحب چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مخلص اور فدائی خادم کو اپنے فضل سے اپنے قرب خاص سے نوازے۔ اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے آمین

حالات زندگی حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل مولوی فاضل، منشی فاضل، ایف۔ اے انگلش اونلی ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام حضرت قاضی محمد جمیل صاحب تھا جو کہ صحابی تھے۔ آپ کی آبائی سکونت کوروؤال تحصیل و ضلع سیالکوٹ تھی۔ بعد ازاں قادیان محلہ دارالعلوم میں آپ کی رہائش رہی۔ آپ نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے اپنی زندگی ۱۹۳۸ء میں وقف کی۔ اس سے پہلے آپ لائل پور (حال فیصل آباد) میں ایک سکول میں بطور مدرس متعین رہے۔ یکم مئی ۱۹۳۸ء کو صدر انجمن احمدیہ میں آپ کی تقرری بطور معلم علوم شرقیہ کی گئی۔ اس عہدہ پر چند سال خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۴۰ء میں جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے لیکچرار مقرر ہوئے۔

۲ جنوری ۱۹۴۲ء کو نظارت دعوت و تبلیغ میں بطور مبلغ خدمات انجام دیں۔ ۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو مدرسہ احمدیہ تعیناتی ہوئی۔ یہاں سے چند روز بعد یکم مئی ۱۹۴۴ء کو تعلیم الاسلام کالج قادیان میں دینیات۔ فارسی اور اردو کے لیکچرار کی حیثیت سے خدمات انجام دینا شروع کیں۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کی خدمات نظارت تعلیم کے حوالے کر دی گئیں اور ۱۷ ستمبر ۱۹۴۵ء کو آپ جامعہ احمدیہ میں پڑھانے لگ گئے۔ اس حیثیت میں کافی عرصہ خدمات بجا لاتے رہے۔ اور مئی ۱۹۵۵ء میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ کی خدمات نظارت اصلاح و ارشاد کے سپرد ہوئیں۔ ۱۹۶۵ء میں آپ ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے اور اس کے بعد ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف مقرر ہوئے اور ۸۲ سال کی عمر میں وفات پانے تک اسی عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔

حضرت قاضی صاحب متبحر عالم تھے سالہا سال تک درس القرآن اور درس حدیث دیتے رہے۔ ہر قسم کے دینی علوم میں بڑا گہرا مطالعہ اور مخصوص علمی شعور رکھتے تھے۔ جماعت کے اختلافی عقائد کے بارے میں خصوصاً ان کا مطالعہ بہت وسیع اور گہرا تھا۔ تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ پر تقریر فرماتے تھے۔ نہایت خوش بیان مقرر تھے۔ احباب جماعت نہایت ذوق و شوق سے ان کی تقاریر سنتے تھے تحقیق اور مطالعہ کا نچوڑ ان کی قریباً نصف صد کتب ہیں۔ ان کی بعض کتب کا ترجمہ بنگالی اور انگریزی میں ہو چکا ہے۔ بعض کتب زیر طبع ہیں۔

پبلشر مسعود احمد جہلمی پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ر ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

۱۸ر تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائیٹنگ ٹاور

- وہ صبر و ثبات کا مجسمہ تھا۔
- اپنے سینے پر دنیا بھر کے وار روکتا تھا۔
- ہر مشکل اور تکلیف کو اپنی رُوح میں جذب کر کے سدا مسکراتا تھا۔
- دنیا نے اسے کیا کیا نہ کہا۔ کن کن القاب و خطابات سے نہ نوازا۔ کیا کیا ناشائستہ الفاظ اسے نہ کہے۔ دنیا کی کونسی سخت زبان تھی جو اس پاکیزہ وجود کے لئے استعمال نہ کی۔ کیا کیا سختیاں اس پر روا نہ رکھیں۔ حتّٰی کہ وہ پاک ہستی کہہ اُٹھی :-

"آہ! اب تو خدا کے سوا کوئی بھی ہمارا نہیں۔ اپنے پرائے سب ہی اس پر تلے ہوئے ہیں کہ ہمیں ذلیل کر دیں۔ رات دن ہماری نسبت مصائب اور گردشوں کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اب اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے تو ہمارا ٹھکانا کہاں —؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

لیکن ساتھ ہی ساتھ اس پاک بزرگ شخصیت کو اس اللہ تعالیٰ جلّشانہٗ کی تائید و نصرت پر اتنا کامل اور قوی ایمان تھا کہ ان کا عزم محکم اپنی بلندی میں ہمالیہ پہاڑ کو بھی شرما دیتا تھا۔ اسی پاک شخصیت نے بارہا کہا :-

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا اپنے بندے کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ہرگز نہیں اٹھائے گا جب تک اس کے ہاتھ سے وہ باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کے لئے وہ آیا ہے۔ اسے کسی کی خصومت اور کسی کی بددُعا کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

اس عزم محکم کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ ساری بدزبانیاں، گالیاں، سبّ و شتم اور ہر قسم کے ناشائستہ الفاظ اس پاک باطن نفس پر کوئی اثر نہ کرتے تھے۔ اس الٰہی تائید یافتہ وجود نے صبر و ثبات کی دنیا میں ایک نیا سنگ میل نصب کرتے ہوئے یہ پُر عزم اور پر یقین اعلان کیا :-

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے نہ اکھاڑ سکا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۹)

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعودؑ کا یہ عزم محکم ان کی جماعت کا ہمیشہ ماٹو اور رہنما ہونا چاہیئے۔ جس طرح طوفانی راتوں کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں افق تا افق پھیلے ہوئے سمندر میں اکیلا جہاز کسی لائیٹنگ ٹاور سے تسلّی پکڑتا ہے اسی طرح یہ الفاظ ہر احمدی کے دل کو سکون بخشتے ہیں۔ عزم محکم کی چٹان پر پوری مضبوطی اور استحکام سے جما دیتے ہیں اور اس میں کیا شبہ ہے کہ ہر احمدی یہی دل و جگر پیدا کر کے دنیا کا راہنما اور استاد بن سکے گا۔ وباللہ التوفیق ؛

دیکھنا کوئی شہسوار نہ ہو

محوِ روئے نگار کیسا ہے
دل عبادت گزار کیسا ہے
کور چشموں کو کون سمجھائے
جلوۂ حُسنِ یار کیسا ہے
فصلِ گُل کی اگر نہیں آمد
پھر یہ ابر بہار کیسا ہے
بلبلیں کس لئے ہیں نغمہ سرا
گلکدوں پر نکھار کیسا ہے
دیکھنا۔ کوئی شہسوار نہ ہو
دُور تک یہ غبار کیسا ہے
جس کو آنا تھا آچکا یارو
آپ کو انتظار کیسا ہے
آدمی کیا ہے؟ ایک مُشتِ غبار
پھر بھی عالی وقار کیسا ہے
جس کی تخلیق کا یہ عالَم ہے
خود وہ پروردگار کیسا ہے
کتنا نزدیک ہے وہ یارِ عزیز
اور الفت شعار کیسا ہے
کل جو پنہاں تھا چشمِ عالَم سے
آج وہ آشکار کیسا ہے
یہ مبشّر دیارِ عشق نہ ہو
چار سُو انکسار کیسا ہے

(مبشّر احمد راجیکی۔ ربوہ)

جو شخص خدا کیلئے مال خرچ کریگا اُسے زیادہ برکت دیجائیگی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خُدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خُدا کے لئے مال کا بعض حصّہ چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔"

(اشتہار تبلیغ ہدایت جلد دہم)

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حسن واحسان کا منبع ۔ خدا تعالیٰ کی صفاتِ اربعہ

(مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم بی اے شاہد سابق مبلغ سپین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہے اور اسی طرح سے اُس کا عبد بنتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہو سکتا ہے ۔ پس خدا تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کے لئے اس کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور عرفانِ الٰہی اس کی صفات کو جاننے، ان پر غور کرنے اور اس کی ان صفات کے جلوے اپنے گرد و پیش دیکھتے رہنے سے حاصل ہوتا ہے جس کی دعوت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جابجا دی ہے مثلاً فرمایا:۔
تَتَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ خدا تعالیٰ کی صفتِ خلق کے مظاہر جو تمہارے گرد و پیش عالمین میں بکھرے پڑے ہیں ان میں فکر کرو اور دیکھو کیسے اس نے زمین و آسمان کو اور پھر ان میں دیگر ان گنت مخلوقات کو پیدا کیا اور انہیں اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ تخلیق کیا اور اپنے خالق ہونے نیز البارئ اور المصور ہونے کا اعلیٰ درجے کا ثبوت فراہم کیا خدا تعالیٰ کی تمام صفات اندرونی طور پر ایک دوسرے سے مربوط ہیں کیونکہ وہ سب ایک ہی ہستی کی صفات اور مختلف پرتو ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کی ایک صفت کا جلوہ دیگر بہت سی صفات کی طرف رہنمائی کرتا ہے جیسے کہ وہ عزیز ہے اس کا غلبہ، قدرت ہر مخلوق پر مستولی ہے ۔ وہ جبار ہے ۔ ہر ٹوٹ پھوٹ کے جوڑنے جاڑنے کا انتظام اسی نے کر چھوڑا ہے غرضیکہ اس کی صفات کے جلووں کا مطالعہ کرنے اور اس کی صفات پر غور کرنے سے انسانی عقل کی رہنمائی واحد فی الذات اللہ کی طرف ہوتی ہے اور توحید باری تعالیٰ کا مضمون کھلتا ہے ۔

خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اور اللہ اسی ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پہ پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو ۔ قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا گیا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں ۔

(ایام الصلح ص۱۹)

اللہ جس کا ترجمہ ہے "وہ معبود" یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الورا اور دقیق در دقیق ہے جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنی عشقی فنا کی حالت میں جو کہ نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے ۔

(تحفہ گولڑویہ ص۱۰۳)

ذاتی نام کے علاوہ خدا تعالیٰ کے صفاتی نام احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ۹۹ بیان کئے گئے ہیں جن میں سے ۲۹ تو ایسے ہیں جو لفظاً قرآن مجید میں موجود نہیں البتہ ان کے مشتقات ہیں اور ۷۰ نام بجنسہٖ موجود ہیں اس وقت خدا تعالیٰ کی صرف ان چار صفات کا تذکرہ مقصود ہے جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہیں اور جنہیں امہات الصفات کہا جاتا ہے ۔ سورۃ فاتحہ ہر رکعت نماز میں پڑھی جاتی ہے ۔ بزرگان دین اور اولیاء اللہ نے اس کے بار بار دہرانے کو روحانی مقاصد کے لئے مفید بتایا ہے ۔ جماعت کے موجودہ امام نے صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام میں اس کے دہرانے کو مقرر فرمایا ہے ۔

سچ ہے خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کا تعارف ابتدائے قرآن کریم میں چار صفات کے ذریعہ فرمایا ہے اور باقی کی تمام صفات ان چار امہات الصفات میں سے کسی نہ کسی کے ذیل میں آتی ہیں جیسے سورۃ فاتحہ ام الکتاب ہے جس کی سات آیات کی تفسیر قرآن کریم ہے یا یہ کہہ دیں کہ قرآن کریم کا خلاصہ جس طرح سورۃ فاتحہ ہے اسی طرح امہات الصفات اپنے اندر دیگر صفات کو لئے ہوئے ہیں چنانچہ صفاتِ باری تعالیٰ کے مضمون کو امہات الصفات کے چار ابواب میں باندھ دیا گیا ہے اس اصول کو سمجھنے کے بعد امہات الصفات اور صفاتِ الٰہی کے مضمون کا سمجھنا کافی آسان ہو جاتا ہے اور اس اصول کے تحت قرآن کریم میں بیان شدہ صفات پر غور کرنے سے عرفانِ الٰہی میں ترقی ہوتی ہے ۔ وباللہ التوفیق ۔

صفاتِ باری سے کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پھر اسی سورت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ اسی کے مطابق اثر دکھاتی ہیں ۔ جتنا بندہ کو ان پر ایمان ہو اور جب کوئی عارف خدا تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کی طرف توجہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اور اس پر ایمان لے آتا ہے پھر ایمان لے آتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ایمان میں فنا ہو جاتا ہے تو اسی صفت کی روحانی تاثیر اس کے دل میں داخل ہو جاتی ہے اور اس پر قبضہ کر لیتی ہے ۔ تب سالک مشاہدہ کرتا ہے کہ اس کا سینہ غیر اللہ کی محبت سے خالی ہے اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہے اور اس کی زندگی محض خدا کی یاد کی وجہ سے نہایت خوشگوار بن گئی ہے پس وہ ہر لحاظ سے خوشی و خرم ہو جاتا ہے پھر اس پر اس صفت کی مزید تجلی ہوتی ہے اور وہ اس پر چھا جاتی ہے یہاں تک کہ ایسے بندہ کا دل اس صفت کا عرش بن جاتا ہے اور نفسانیت کا زنگ بالکل دھل جانے اور بندہ کے فانی فی اللہ ہونے کے بعد اس کا دل اسی صفت کے رنگ میں خوب رنگین ہو جاتا ہے (ترجمہ از کرامات الصادقین صفحہ ۸۳، ۸۴)

حضرت امام الزمان علیہ السلام کے الفاظ میں صفاتِ اربعہ کی تشریح ترتیب وار درج کی جاتی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

پہلی اُم الصفات ربوبیت کا فیضان

"یہ وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح و غیر ذی روح افلاک سے لے کر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے ہر ایک چیز کا عدم سے صورتِ وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حدِ کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں اسی سے وجود تمام ارواح و اجسام ظہور پذیر ہوا ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پاتی ہے ۔ یہی فیضان تمام کائنات کی جان ہے اگر ایک لمحہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر یہ نہ ہوتا تو مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اسی کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے ۔ اور اسی کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رب العالمین ہے جیسا کہ اس نے دوسری جگہ بھی فرمایا ہے: وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ

(انعام ع۲۰)

یعنی خدا ہر ایک چیز کا رب ہے اور کوئی چیز عالم کی چیزوں میں سے اس کی ربوبیت میں سے باہر نہیں سو خدا نے سورۃ فاتحہ میں سب صفاتِ فیضانی میں سے پہلے صفت رب العالمین کو بیان فرمایا ......"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری اُمّ الصفات
رحمانیت کا فیضان۔

دوسرا قسم فیضان کا جو دوسرے مرتبہ پر واقعہ ہے .... یہ ایک خاص عنایت ازلیہ ہے جو جانداروں کے حال پر مبذول ہے یعنی ذی روح چیزوں کی طرف حضرت باری کی جو ایک خاص توجہ ہے اس کا نام فیضان عام ہے اور اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسبِ حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کی پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا جاگتا کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کے نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں کہ جو کچھ روحوں کو جسمانی تربیت کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی تربیت کے روحانی تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی روحانی ترقی کی استعداد رکھتے ہیں ان کے لئے قدیم سے عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے۔ سکونت کے لئے سطح زمین روشنی کے لئے چاند اور سورج دم لینے کے لئے ہوا پینے کے لئے پانی، کھانے کے لئے انواع اقسام کے رزق اور علاج، امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ اور پوشاک کے لئے طرح طرح کی پوشیدنی چیزیں اور ہدایت پانے کے لئے صحفِ ربانی موجود ہیں اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ تمام چیزیں میرے عملوں کی برکت سے پیدا ہو گئیں ہیں ...... پس ثابت ہے کہ یہ فیضان جو ہزارہا طور پر ذی روحوں کے آرام کے لئے ظہور پذیر ہو رہا ہے یہ عطیہ بلا استحقاق ہے جو کسی عمل کے عوض میں نہیں فقط ربانی رحمت کا ایک جوش ہے تا ہر ایک جاندار اپنے فطرتی مطلوب کو پہنچ جائے اور جو کچھ اس کی فطرت میں حاجتیں ڈالی گئی وہ پوری ہو جائیں پس اس فیضان میں عنایت ازلیہ کا کام یہ ہے کہ انسان اور جمیع حیوانات کی ضروریات کا تعہد کرے اور ان کی بائیست اور نابائیست کی خبر رکھے تا وہ ضائع نہ ہو جائیں اور ان کی استعداد ہیں حیّزِ کتمان میں نہ رہیں اور اسی صفتِ فیضانی کا خدائے تعالیٰ کی ذات میں پایا جانا قانونِ قدرت کے ملاحظہ سے نہایت بدیہی طور پر ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ کسی عاقل کو اس میں کلام نہیں کہ جو کچھ چاند اور سورج اور زمین اور عناصر وغیرہ ضروریات دنیا میں پائی جاتی ہیں جن پر تمام ذی روحوں کی زندگی کا مدار ہے اسی فیضان کے اثر سے ظہور پذیر ہیں اور ہر ایک متنفس بلا تمیز انسان و حیوان مومن و کافر نیک و بد حسبِ حاجت اپنے ان فیوض مذکورہ بالا سے مستفیض ہو رہا ہے اور کوئی ذی روح اس سے محروم نہیں اور اسی فیضان کا نام قرآنِ شریف میں رحمانیت ہے (ترجمہ آیات سورۃ فرقان ع ۵، ۶ کرتے ہوئے فرماتے ہیں) رحمان وہ ذات کثیر البرکت اور مصدرِ خیرات دائمی ہے کہ جس نے آسمان میں برج بنائے برجوں میں آفتاب اور چاند کو رکھا جو کہ عامہ مخلوقات کو بغیر تفریق کافر و مومن کے روشنی پہنچاتے ہیں۔ اسی رحمان نے تمہارے لئے یعنی تمام بنی آدم کے لئے دن اور رات بنائے جو کہ ایک دوسرے کے بعد دورہ کرتے رہتے ہیں تا جو شخص طالبِ معرفت ہو وہ ان حقائق حکمت سے فائدہ اٹھائے اور جہل و غفلت کے پردہ سے خلاصی پاوے اور جو شخص شکر نعمت کرنے پر مستعد ہو وہ شکر کرے رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں۔ یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبّہ باخلاقِ رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمان بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خوب اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک بُرے بھلے پر محیط ہو رہی ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کی طرف اشارہ فرمایا۔

عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَآءُ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف ع ۱۹)

یعنی میں اپنا عذاب جس کو لائق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر ایک چیز کو گھیر رکھا ہے .... اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ..... (پھر فرمایا) پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو دو مل سکتے ہیں۔ وہ بھی اسی فیضان رحمانیت کے وسیع دریا میں خوش اور سرور سے تیر رہے ہیں.... ..... (اسی کے تحت) خدائے تعالیٰ آپ ہر ایک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسبِ فطرت محتاج ہے عنایت فرمایا ہے۔ اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ (براہین احمدیہ حاشیہ صـ۳۷۲ تا صـ۳۷۷)

تیسری اُمّ الصفات
رحیمیت کا فیضان۔

" لیکن فیضان خاص میں جہد اور کوشش اور تزکیۂ قلب اور دعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے اور اسی فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظہ قانونِ قدرت سے ثابت ہے۔ کیونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنے والے اور غافل رہنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے بلا شبہ جو لوگ اسی کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اسی فیضان کی رو سے خدائے تعالیٰ کا نام قرآنِ شریف میں رحیم ہے اور یہ مرتبہ صفت رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بہ شرائط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے مؤخر ہے .... جیسا کہ ایک جگہ فرمایا ہے وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (احزاب ع ۶) یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکشی کو حصہ نہیں۔

اس جگہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو مومن کے ساتھ خاص کر دیا لیکن رحمانیت کو کسی جگہ مومنین کے ساتھ خاص نہیں کیا اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَانًا بلکہ جو مومنین سے رحمت خاص متعلق ہے ہر جگہ اس کو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے پھر دوسری جگہ فرمایا ہے۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف ع ۷)

یعنی رحیمیت الٰہی انہی لوگوں سے قریب ہے جو نیکو کار ہیں۔" (براہین احمدیہ صـ۳۷۷)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی ربوہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عبدالمطلب کے پوتے اور حضرت ابوطالب کے فرزند رشید تھے۔ والد اور والدہ دونوں طرف سے خاندان بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے جو عرب میں تولیت خانہ کعبہ کی وجہ سے بہت ہی معزز اور ممتاز تھا۔ نسبی لحاظ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسرے خلفاء کی نسبت زیادہ قرابت کا شرف حاصل تھا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد نے اپنے باپ کے نام پر آپ کا اسد نام رکھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام علی تجویز کیا اور آپ اسی نام سے پکارے جانے لگے۔ حضرت ابوطالب کثیر العیال تھے۔ ان کی تنگدستی کے باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اجازت سے حضرت علیؓ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ اور اس طرح بچپن سے ہی آپ کی تعلیم و تربیت براہ راست حضور کی نگرانی میں ہوئی۔ اسی وجہ سے وہ تمام خرابیاں اور آلائشیں جو دورِ جاہلیت میں لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ آپ ان سے محفوظ رہے۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعوےٰ کیا تو اس وقت آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔ اس کم سنی کے باوجود اپنی فطری سعادت طبیعت کی سنجیدگی اور فکر کی پختگی کا اس رنگ میں ثبوت دیا کہ آپ نے قبول اسلام میں سب مردوں پر سبقت حاصل کی۔ خلوص دل کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور ساری عمر نہایت وفاداری کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو اپنے مکان سے نکلتے وقت حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا دیا تا کہ جن دشمنوں نے قتل کے ارادہ سے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ وہ اسی غلط فہمی میں مبتلا رہیں۔ کہ آپ ہنوز سو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اس بستر پر لیٹنا یقینی موت کو قبول کرنا تھا لیکن حضرت علیؓ نے ایک سیکنڈ کی ہچکچاہٹ کے بغیر اس تجویز کو قبول کیا اور بخوشی لیٹ گئے۔ یہ وفاشعاری اور جاں نثاری کا قابل رشک اور بے مثال نمونہ ہے۔ دوسرے انبیاء کے متبعین میں ایسی وفا کی مثال ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔

جہاں یہ واقعہ حضرت علیؓ کی پاکیزگی قلب کا مظہر ہے۔ وہاں ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلےٰ اور ارفع شان کا بھی آئینہ دار ہے اور اس امر کا شاہد ناطق ہے کہ حضور اعلیٰ درجہ کے مربی اور مزکی تھے۔ یہ حضورؐ کے حسن و احسان کا ایک ادنیٰ جلوہ ہے۔ کہ حضرت علیؓ بصد رغبت اس امر پر آمادہ ہو گئے۔ کہ موت کو جام شیریں کی طرح پی لیں۔ ورنہ اپنی جان کس کو پیاری نہیں ہوتی اور کون بلاوجہ خطرہ مول لیتا ہے۔

حضرت علی بڑے منکسر المزاج تھے۔ طبیعت نرم پائی تھی۔ اس کے باوصف جنگ کے دوران ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے اور بڑے جری تھے۔ شجاعت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ہمیشہ اپنے مخالف پر غالب رہے۔ اسی وجہ سے اسد اللہ الغالب کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں سوائے تبوک کے شریک رہے۔ اور آپ کو تمام جنگوں میں اسلامی لشکر کا علمبردار ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر بھی آپ اپنی مرضی سے یا کسی کمزوری کے باعث پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں ایسا کیا جب حضور جنگ کے لئے جانے لگے تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ ہمارے غیاب میں مدینہ میں نگران ہوں گے۔ کسی نے حضرت علیؓ سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی ناراضگی کی وجہ سے آپ کو پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں۔ یہ سنکر آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے پیچھے چھوڑے جانے پر تأسف کا اظہار کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ اس ارشاد میں کمال شفقت اور دلجوئی کا اظہار تھا۔ اس لئے حضرت علیؓ کا سارا تاسف جاتا رہا۔ اور تعمیل حکم میں بشاشت پیدا ہوگئی۔

غرض حضرت علیؓ جنگ سے گریز کرنے والے قطعاً نہ تھے۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مختلف مواقع پر شجاعت کے بہترین جوہر دکھلائے۔ اور کبھی کسی سے مغلوب نہ ہوئے۔ اس زمانہ میں جنگ کا طریق یہ تھا کہ فوجوں کے باہم گتھم گتھا ہونے سے قبل فوج کے بڑے بڑے سردار لشکر سے باہر نکلتے اور اپنے مخالف کو انفرادی مقابلہ کا چیلنج دیتے تا کہ فن سپاہگری کے جوہر دکھائیں۔ جنگ بدر کے موقعہ پر مکہ کے کئی نامور اور آزمودہ کار جنگجو اس قسم کے انفرادی مقابلہ کے لئے باہر نکلے۔ اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

غزوہ خندق کے موقعہ پر عرب کا مشہور پہلوان عمرو بن عبدود جو ایک ہزار شہسوار کے برابر سمجھا جاتا تھا بڑے فخر سے اپنے لشکر سے نکلا۔ اور ھل من مبارز کا نعرہ لگایا۔ حضرت علیؓ نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ تلواریں خوب چلیں۔ لیکن حضرت علیؓ اس کو ابدی نیند سلانے میں کامیاب رہے۔ جنگ خیبر کے موقعہ پر یہودی قلعہ بند ہو گئے تھے۔ اور اس پر حملے کامیاب نہیں ہو رہے تھے۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ہم اپنا جھنڈا ایسے شخص کو دینگے جو کامیاب رہے گا۔ لوگ منتظر رہے کہ حضور کس کا انتخاب کرتے ہیں۔ اگلے دن جب حضور باہر تشریف لائے تو جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا۔ حضرت علیؓ کے تدبر اور شجاعت سے وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ

جنگی معرکوں میں نہایت جری اور مظاہر العجائب تھے۔

فنون حرب میں مہارت کے ساتھ ساتھ حضرت علیؓ شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے۔ آپ کا اسلوب بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دلوں کو موہ لینے والا تھا۔ جو ذہنوں کو جلا بخشتا۔ دلوں کو کدورتوں سے پاک کرتا اور نور ایمان سے معمور کرنے والا تھا۔ آپ کے خطبات اور اقوال فصاحت و بلاغت اور حکمت و دانش کا ایک نادر نمونہ ہیں۔

قرآن کریم سے آپکو ایک خاص لگاؤ تھا۔ تمام آیات قرآنی کے شان نزول سے بخوبی واقف تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی سارا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کا فہم بھی خوب عطا کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ ..... پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین ..... پھر اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر مجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک"

(تذکرہ ص۲۱ طبع دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "سر الخلافہ" میں جہاں کشفی حالت میں حضرت علیؓ سے ملاقات کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے بارے میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"میں نے ان کو نہایت منکسر المزاج متواضع اور اعلیٰ درجہ کا متقی پایا"

حضرت علیؓ بڑے معاملہ فہم تھے۔ اور فقہی مسائل کے حل کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قضا کے کاموں پر مامور رہے۔ حضور کی وفات کے بعد خلفاء ثلاثہ کے عہد میں اگرچہ کسی منصب پر فائز نہیں ہوئے اور نہ کسی مہم کی سربراہی کی۔ تاہم تینوں ہی اپنے اپنے زمانہ میں آپ کے مشوروں سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں آئندہ خلافت کے لئے جن چھ افراد کا انتخاب کیا تھا۔ ان میں سے ایک حضرت علیؓ تھے۔ تاریخ میں ان کی معاملہ فہمی کی بہت سی مثالیں بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی ہیں۔ وقت کی رعائت سے اس جگہ ایک دو کا بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ اس کے بطن سے نکاح سے چھ ماہ بعد ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس قدر قلیل مدت میں بچے کی ولادت سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ عورت نے زنا کیا ہے۔ اس لئے آپ نے اس کو زنا کی سزا بصورت سنگساری دینا چاہی۔ حضرت علیؓ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے مشورہ دیا کہ عورت کو رجم (سنگساری) کی سزا دینا درست نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا

یعنی بچے کے حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ (یعنی دو سال چھ ماہ ہے)

پھر دوسری جگہ فرمایا۔

وَفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ۔

یعنی بچے کے دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہے۔

دونوں آیتوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلا کہ حمل کی مدت چھ ماہ بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا اس عورت پر زنا کی حد لگانا درست نہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس استدلال کو قبول کرتے ہوئے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

ایک اور موقعہ پر دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھ گئے۔ اور کہا کہ جب تک ہم دونوں نہ آئیں کسی ایک کو رقم نہ دینا۔ ایک سال کے بعد ان میں سے ایک اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ دوسرا شخص فوت ہو گیا ہے اس لئے امانت میرے حوالے کر دو۔ عورت نے سادگی سے اس کی بات مان لی اور رقم ادا کر دی۔ مزید ایک سال گزرنے پر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی رقم کا مطالبہ کیا۔ اور اسی قسم کی بات بنائی۔ اس نے کہا تمہارا ساتھی یہ کہتا تھا اور وہ رقم لے گیا ہے۔ لیکن یہ شخص بہت جھگڑنے لگا اور اس نے ہنگامہ کیا۔ بالآخر بات حضرت عمرؓ تک پہنچی۔ آپ نے ان کو حضرت علیؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علیؓ نے کہا تمہارے اقرار کے بموجب جب تک دونوں مل کر نہ آئیں امانت واپس نہ ہوگی۔ تم اپنے ساتھی کو لے آؤ اور رقم لے جاؤ۔ اب وہ بہت سٹ پٹایا اور اپنا سا منہ لے کر چلا گیا۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت علیؓ کو علم و فضل سے بھی نوازا تھا۔ علم نحو کا آغاز آپ نے ہی کیا۔ آپ نے کئی مرتبہ دیکھا کہ لوگ بول چال میں بہت ہی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ زبان کی درستی کے لئے کچھ قواعد مرتب کرنے چاہئیں۔ ایک دن ایک شخص ابوالاسود نامی آپ کے پاس آیا۔ دیکھا کہ آپ گہری فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا کس بارے میں غور و فکر ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میں بول چال میں زبان کی درستی کے لئے کچھ قواعد مرتب کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم میں عربی زبان رہ جائے گی۔ چند دنوں کے بعد وہ شخص پھر حاضر ہوا تو آپ نے ایک کاغذ اس کے ہاتھ میں دیا جس پر لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلام تین قسم پر منقسم ہے۔ یعنی اسم فعل حرف۔ ان تینوں کی تعریف بھی آپ نے لکھی تھی۔ اسے کاغذ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس کا تتبع کر اور جو مناسب ہے اس میں بڑھا۔ ابوالاسود نے اس پر عمل کیا اور قواعد کی بہت سی باتیں نکال کر جمع کیں اور حضرت علیؓ کو دکھائیں۔ ان میں حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا۔ یعنی اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ وغیرہ کو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ تم نے لٰکِنَّ کو کیوں چھوڑ دیا۔ وہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔

غرض عربی نحو کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی۔ یہ آپ کے ادبی ذوق اور علمی مہارت کی ایک عمدہ مثال ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا حضرت علیؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرابت داری کا شرف حاصل تھا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے بھی تھے۔ اور داماد بھی۔ ۲ھ میں آپ کا نکاح حضرت فاطمہؓ سے ہوا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت پیاری تھیں۔ اس قلبی تعلق کے باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت فاطمہؓ کے گھر جایا کرتے اور ان کے بچوں حضرت حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہما کو بہت پیار کرتے تھے اور سب گھر والوں سے بڑی شفقت اور دلداری کی باتیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انصار اور مہاجرین میں سے ایک ایک کو باہم ملا کر بھائی بھائی بنا دیا۔ آپ کا منشاء یہ تھا کہ یہ انصار اور مہاجرین کی تفریق مستقل طور پر قائم نہ رہے۔ اور سب وحدت کی لڑی میں پروئے جائیں۔ اس بھائی چارے کے قیام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو چھوڑ دیا اور ان کا کوئی بھائی مقرر نہ کیا۔

اس پر حضرت علیؓ نے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ تو آپ نے فرمایا کیا تم اس امر پر راضی نہیں کہ میں تمہارا بھائی بنوں۔

ان سب امور سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی بھی بڑا قریبی تعلق حاصل تھا۔ عام طور پر ایسے حالات میں جبکہ کسی شخص کو کسی با اختیار اور با اثر شخصیت سے قرابت کا تعلق حاصل ہو تو اس میں نخوت و غرور اور خود پسندی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دوسروں کے حقوق سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور اگر کہیں اسے بھی چھوٹا اختیار حاصل ہو جائے تو پھر وہ دوسروں کے حقوق پامال کرنے اور ان کے املاک و اموال پر ہاتھ صاف کرنے میں ذرا بھی باک محسوس نہیں کرتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ ان خصائل رذیلہ سے بہت دور رہتے۔ آپ حسب ضرورت عفو و درگذر سے کام لیتے اور حقوق العباد کا بہت خیال رکھتے۔

ایک مرتبہ آپ کے دورِ خلافت میں عمرو بن سلمہ جو اصفہان کے گورنر تھے مرکز میں واپس آئے تو وہاں سے اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکیں بھر کر لائے۔ یہ بیت المال کی چیزیں تھیں۔ اس لئے مشکیں سربمہر تھیں۔ حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے عمرو سے قدرے گھی اور شہد طلب کیا۔ عمرو نے یہ سمجھ کر کہ اس مال میں ان کا بھی حصہ ہے ایک برتن گھی کا اور ایک شہد کا ان کے گھر بھجوا دیا۔ اگلے روز حضرت علیؓ جب اس مال کو تقسیم کرنے کے لئے باہر تشریف لائے تو مشکوں کی مہریں ٹوٹی ہوئی پائیں۔ دریافت پر آپ کو بتلایا گیا کہ آپ کی صاحبزادی نے طلب کیا تھا اس لئے اسے دے دیا۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور منتظمین سے اس مال کی قیمت دریافت کی۔ انہوں نے پانچ درہم بتلائی تو آپ نے ام کلثوم کے گھر سے پانچ درہم طلب فرمائے اور پھر مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

آپ کی خلافت کے دور میں جو شخص آپ کا سب سے زیادہ مزاحم اور خلاف تھا وہ حضرت معاویہؓ تھے۔ دونوں کے خیالات و افکار میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ حضرت علیؓ خلیفہ منتخب تھے اس لئے آپ حضرت معاویہؓ کو بار بار اطاعت قبول کرنے کی دعوت دیتے تھے۔ ادھر معاویہؓ سمجھتے تھے کہ علیؓ کمزور وجود ہیں۔ وہ ساری اسلامی سلطنت کو سنبھال نہیں سکتے۔ اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ حکومت و امارت ان کا حق ہے۔ اس اختلاف نے اس قدر طول پکڑا کہ بالآخر مسلمان دو گروہوں میں بٹ کر ایک دوسرے کے خلاف صفین کے میدان میں نبرد آزما ہو گئے۔ یہ مقام دریائے فرات کے کنارے واقع ہے۔ گردو پیش کے علاقہ میں چونکہ پانی کمیاب تھا۔ اس لئے دونوں اس امر کو سمجھتے تھے کہ دریا کے پانی پر جس کا قبضہ ہوگا وہ فائدے میں رہیگا چنانچہ معاویہ نے اس جگہ پہلے پہنچ کر پانی پر قبضہ کر لیا۔ اور حضرت علیؓ کی فوج کو پانی لینے سے روک دیا۔ جب سمجھانے بجھانے سے کام نہ چلا تو حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بزور شمشیر پانی پر قبضہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ سخت خونریزی کے بعد حضرت علیؓ کی فوج پانی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئی جب ان کا قبضہ ہو گیا تو ان کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا۔ کہ اب معاویہؓ کے ساتھیوں کو پانی سے روک دیا جائے۔ اگر حضرت علیؓ ایسا کرتے تو حالتِ جنگ کے باعث شاید ایسا کرنے میں ان پر کوئی الزام نہ آتا۔ لیکن انہوں نے اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور عفو و درگذر اور انسانی ہمدردی کی ایک اعلیٰ مثال قائم کر دی۔

(باقی)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"تقوےٰ اختیار کرو تقوےٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقوےٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقوےٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔"

فرمایا:-

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہے کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۴)

مکرم	سید منور احمد زیدی صاحب	پشاور	۱۰/-	روپے
محترمہ	بیگم محمد بخش جاوید صاحب	〃	۲۰/-	〃
مکرم	میر نسیم احمد صاحب	〃	۱۰/-	〃
〃	نصیر احمد باجوہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ منجانب میر ناصر احمد صاحب		۳۰/-	〃
〃	〃 〃 〃 〃 خورشید بیگم اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب		۱۰/-	〃
〃	سعید احمد مرزا سیکرٹری مال گجرات منجانب ساجدہ خلیل		۵۰۰/-	〃
〃	ڈاکٹر ملک عبد الغنی صاحب	رام سوامی کراچی	۴۵/-	〃
〃	ملک خداداد صاحب	ناظم آباد کراچی	۱۰/-	〃
محترمہ	بدر النساء خانم صاحبہ	رام سوامی 〃	۱۵/-	〃
مکرم	شیخ انوار رسول صاحب	〃 〃	۱۴/-	〃
〃	ملک خداداد صاحب	صدر 〃	۱۰/-	〃
〃	ڈاکٹر ملک عبد الغنی صاحب	گلشن اقبال 〃	۱۵/-	〃
محترمہ	طاہرہ زرتشت صاحبہ	صدر 〃	۳۰/-	〃
مکرم	چوہدری عبد الحمید صاحب	〃	۱۰۰/-	〃
〃	عبد الحفیظ صاحب	دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰/-	〃
〃	شیخ مبارک احمد صاحب	〃 〃	۱۰/-	〃
〃	کاشف محمود بن ناصر احمد صاحب	شرقی 〃	۳۵/-	〃
〃	عطاء الرحمٰن طاہر صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی 〃	۱۱/-	〃
محترمہ	نصرت خانم صاحبہ	〃 〃 〃	۵۰۰/-	〃
〃	رضیہ حمید مرزا صاحبہ		۱۸/-	〃
〃	ذکیہ خاتون صاحبہ		۱۱/-	〃
مکرم	شیخ طاہر احمد صاحب	نور سوسائٹی کراچی	۲۰/-	〃
محترمہ	صفیہ بیگم اہلیہ ایس ایچ	ڈیفنس سوسائٹی 〃	۲۵/-	〃
مکرم	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	سولجر بازار 〃	۲۵/-	〃
〃	سید رشید طارق صاحب	صدر 〃	۱۰/-	〃
محترمہ	نگہت رشید صاحبہ	گلشن اقبال 〃	۱۰۰/-	〃
〃	آپا سلیمہ صاحبہ	محمد علی سوسائٹی 〃	۱۰/-	〃
مکرم	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	〃 〃	۱۰۰/-	〃
〃	انوار رسول صاحب	رام سوامی 〃	۱۴/-	〃
〃	بدر النساء خانم صاحبہ	〃 〃	۱۵/-	〃
〃	ملک خداداد خان صاحب	〃 〃	۱۰/-	〃
〃	ڈاکٹر خداداد خان صاحب	منوڑہ 〃	۱۰/-	〃
محترمہ	درثمین زرتشت صاحبہ	رام سوامی 〃	۲۵/-	〃
〃	بیگم چوہدری عبد الحفیظ صاحب	دستگیر سوسائٹی 〃	۱۰/-	〃
〃	شاہدہ شمیم صاحبہ	ناظم آباد جنوبی کراچی	۱۰۰۰/-	〃
مکرم	والدین محمد صادق صاحب	شرقی 〃	۵۰/-	〃
محترمہ	حامدہ فاروقی بنت مسعود احمد خورشید صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۵۰/-	〃
مکرم	مبشر محمود صاحب	〃 〃 〃	۲۰/-	〃
〃	ملک بشیر احمد صاحب	〃 〃 〃	۳۰/-	〃
〃	ڈاکٹر ملک عبد الغنی صاحب	صدر کراچی	۲۰/-	〃
〃	نعمت اللہ صدیقی صاحب	منوڑہ 〃	۱۰۰/-	〃
〃	ملک خداداد صاحب	〃 〃	۱۰/-	〃

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی بیٹی امۃ المجید بی اے۔ بی ایڈ معلمہ فیڈرل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول صدر لاہور دل کی مرض میں مبتلا ہے دل کے والو بدلنے کا اپریشن جناح ہسپتال کراچی میں ہوگا۔ بیٹی کو ۸۰/۹/۲ سے ہسپتال میں داخل کرا دیا ہے اور ٹیسٹ وغیرہ شروع ہیں۔ ابھی اپریشن کی تاریخ مقرر ہوگی اور پھر خون کی ۱۵ بوتلوں کا انتظام کرنا ہے اسی غرض کے لئے میں کراچی میں ہوں اور بہت پریشان ہوں احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ شافی میری بیٹی کی صحت کے سامان فرمائے اور اپریشن کامیاب کرے

(خاکسار عبد السلام زرگر ربوہ حال کراچی)

(۲) مکرم ماسٹر عبد القدیر صاحب آف بھابھڑہ قریباً چھ ماہ سے مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہے اور نہ ہی ابھی تک ان کی بیماری کا پتہ چل رہا ہے شدت اور طوالت بیماری سے لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی خدائے بزرگ و برتر کے حضور شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد عابد شاہد مربی سلسلہ حلقہ کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

(۳) میرے چھوٹے بھائی عزیزم انعام الرحیم کھوکھر کو رحمت بازار ربوہ میں سکوٹر کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ سر پر کافی ٹانکے لگے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشریٰ کریم کھوکھر محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کچھ ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ (اقبال حیدر یوسفی مکان نمبر ۹۳ فیروز آباد کالونی لطیف آباد ۱۲/۲ حیدر آباد سندھ)

(۵) ایم بی بی ایس کے سالِ دوم، سوم اور چہارم کے سالانہ امتحانات ستمبر کے تیسرے ہفتے شروع ہونے والے ہیں۔ جب کہ سال آخر کے امتحان ۳۰ (تیس) نومبر سے شروع ہوں گے احباب جماعت سے احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی درخواستِ دعا ہے۔

(مبشر احمد زاہد صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور)

(۶) محترمہ آمنہ ممتاز صاحبہ اہلیہ مکرم میر نصر اللہ خان صاحب شیخ پور ضلع گجرات نے تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں مبلغ ۱۰۰/- روپیہ اپنے پوتے کی ولادت کی خوشی میں بھجوایا ہے وہ قارئین الفضل سے دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر والا اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

۹۰۳

محترمہ	صفیہ بیگم اہلیہ شمس شاہ صاحب	ڈیفنس سوسائٹی کراچی	۲۵/-	روپے
〃	امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	گلشن اقبال کراچی	۲۵/-	〃
مکرم	ملک خداداد صاحب	رام سوامی کراچی	۱۵/-	〃
محترمہ	ذکیہ خاتون صاحبہ	ناظم آباد جنوبی کراچی	۲۶/-	〃
〃	مجیدہ قیوم صاحبہ	ڈرگ کالونی 〃	۵۰/-	〃
مکرم	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	محمد علی سوسائٹی 〃	۵۰/-	〃
محترمہ	آپا سلیمہ صاحبہ	〃 〃 〃	۱۰/-	〃

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کامیابی کیلئے دعاؤں اور عبادات کا پروگرام

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے (درثمین)

ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے ہم اپنے بے انتہا کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے مولا کریم کے حضور سربسجود رہیں۔ اور اس پروگرام پر عمل جاری رکھیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

۶۔ ان کے علاوہ اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے تا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اے اللہ تو قبول فرما۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

بی اے بی ایس سی فری کوچنگ کلاسز کا اجراء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمی سکیم کی روشنی میں خدام الاحمدیہ مقامی کی زیر سرکردگی بی۔ اے بی۔ ایس سی کی کلاسز کا پہلا سیشن ۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء کو شروع ہوا۔ جس میں طلباء کو انگریزی اور معاشیات کے مضامین پڑھائے گئے۔ اور ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس جاری رہی۔

دوسرا سیشن انشاء اللہ ۱۵ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ جس میں انگریزی معاشیات اور طبیعات کے مضامین بی۔ اے، بی۔ ایس سی کے طلباء کو پڑھائے جائیں گے۔ یہ کلاسز ایوان محمود میں شام ۷ بجے سے ۹ بجے تک ہونگی۔

خواہشمند طلباء سے التماس ہے کہ وہ ناظم امور طلباء مکرم عبدالجلیل صادق صاحب سے رابطہ قائم کریں۔ اور اس کلاس سے پورا پورا استفادہ حاصل کریں۔

(سلطان احمد چوہدری ناظم اشاعت مجلس مقامی خدام الاحمدیہ)

لیگوس میں احمدیہ ہسپتال کی توسیع

مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کے دارالخلافہ لیگوس میں جماعت احمدیہ کا ہسپتال شب و روز انسانی خدمت میں مصروف ہے۔ یہ ہسپتال جماعت احمدیہ کے ان پانچ ہسپتالوں میں سے ایک ہے جو نائیجیریا میں کام کر رہے ہیں۔ اس ہسپتال کے انچارج جناب ڈاکٹر نظام دین صاحب بدھن کی رپورٹ محررہ ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء کے مطابق ماہ اگست کے دوران ۱۸۷۴ پرانے مریضوں اور ۲۶۳ نئے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ان میں سے مستحق افراد کا علاج مفت کیا گیا۔

اب اس ہسپتال میں توسیع کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جس میں ایک لیبارٹری اور اپریشن تھیٹر تیار ہوگا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے حالیہ دورہ نائیجیریا (۱۸ تا ۲۴ اگست) کے موقعہ پر اس کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا ہے۔

اس موقعہ پر کثیر تعداد میں احمدی و غیر از جماعت احباب اور اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔ نائیجیریا کے اخبارات نے اس موقعہ کی خبر تصاویر کے ساتھ اور حضور کے خطاب کا خلاصہ بھی شائع کیا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹائمز نے دو کالمی خبر شائع کر کے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ امن کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت بنی نوع انسان کی برابری کو تسلیم کیا جائے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم بخت بیدار طارق صاحب کا نکاح عزیزہ فردوس جہاں آراء بنت محمد رفیق صاحب کھوکھر کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۹-۸-۸۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مہدی میں ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے مثمر ثمرات حسنہ ہو آمین

فہمیدہ بیگم اہلیہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم
۱۳۱ ۔ پنجاب مارکیٹ ۔ ۵۰ ۔ سرکلر روڈ لاہور

درخواست دعا

۱۔ مکرم قریشی محمد صادق صاحب فالج کی وجہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں اپنے لڑکے کے پاس مقیم ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

شریف احمد بھٹی۔ ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلر ربوہ

۲۔ میری بہن حمیدہ بیگم اہلیہ خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق ایڈیٹر اخبار اصلاح سرینگر حال سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند دن ہوئے ان کے پاؤں پر کسی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا۔ جس کی وجہ سے زہر پھیل گیا اور سارے پاؤں میں شدید ورم اور تکلیف ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

آمنہ بیگم انعام منزل ربوہ

ولادت میری بیٹی عطیہ انیس کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت کاملہ کے لئے نیز بچے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بیگم رضیہ عنایت کراچی ۳۳

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم)
گوجرانوالہ — ربوہ
چوک گھنٹہ گھر — بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴